غیرت کی خاطر قتل کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش

بحوالہ اداریہ روزنامہ "جنگ" مؤرخہ ۱۰؍جون، ۲۰۱۶ء

۔۔۔ گزشتہ ایک ماہ کے دوران ایسے دوالمناک واقعات ہوئے ہیں جو قانون نافذ کرنے والے اداروں ہی نہیں معاشرہ کے لیے بھی لمحہ فکریہ ہیں۔ گزشتہ روز لاہور میں پسند کی شادی کرنے پر 18 سالہ زینت نامی لڑکی جس نے ۲۹؍مئی کو کورٹ میرج کی تھی کی والدہ اور اس کے بیٹوں نے تیل چھڑک کر اسے زندہ جلادیا۔ ایسا ہی ایک اور واقعہ گزشتہ ماہ ایبٹ آباد میں ہوا جس میں ایک لڑکی کو اس الزام میں قتل کر کے جلادیا تھا کہ اس لڑکی نے اپنی ایک سہیلی کو پسند کی شادی کرنے کے بعد فرار ہونے میں مدد دی تھی۔ مقامی جرگہ نے لڑکی کو یہ سزادی۔ ایک سروے کے مطابق گزشتہ سال گیارہ سو معصوم بچیاں غیرت کے نام پر بھینٹ چڑھائی گئیں۔۔۔۔

کونسل نے آج سے تقریباً 16 سال پہلے اپنے ۱۳۸ویں اجلاس (مؤرخہ ۲۴- ۲۶؍اکتوبر ۱۹۹۹ء) میں اس وقت اس مسئلے پر غور کیا، جب لاہور میں سمیعہ عمران کے قتل پر ملکی وغیر ملکی ذرائع ابلاغ کی طرف سے ردعمل آیا۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے اس وقت اس بے حد اہم اور غور طلب مسئلے پر قرار دیا کہ غیرت کے نام پر قتل جرم ہے۔ اور مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۹-تا-۳۳۸ میں قتل کی تمام اقسام کی سزائیں موجود ہیں۔ تاہم مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر کونسل نے علماء اور ماہرین قانون پر مشتمل ایک ورکنگ گروپ تشکیل دیا۔ مولانا محمد خان شیرانی، حالیہ چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل، بحیثیت رکن کونسل اس ورکنگ گروپ کے ممبر تھے، ورکنگ گروپ نے اس موضوع پر حسب ذیل سفارش مرتب کی:-

> "بدکاری وبے حیائی اور فواحش ومنکرات کا ارتکاب اگرچہ کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ شریعت میں اس کی سزا بھی بے حد سنگین مقرر کی گئی ہے، مگر دین اسلام میں کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ اپنے کسی عزیز یا عزیزہ کو کسی اخلاقی جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھے تو قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اسے خود ہی سزادینا شروع کردے۔ اس کیفیت میں مشتعل ہو جانا اور غیرت کا مظاہرہ کرنا ایک طبعی بات ہے مگر فواحش ومنکرات کو حرام قرار دینے کے باوجود اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی شخص ماورائے عدالت از خود بداخلاقی کے مجرم کو سزادے۔ لہٰذا اس مجرم کو بھی عدالت ہی میں پیش کیا جائے گا۔ کمیٹی کی رائے میں اس وقت ملک میں اس مسئلہ سے متعلق رائج قانون شریعت کے مطابق ہے، اس بارے میں کسی مزید قانون سازی یا ترمیم کی ضرورت نہیں ہے۔"

ورکنگ گروپ نے اس رائے کا بھی اظہار کیا کہ اگر کوئی شخص اس طرح اشتعال کی حالت میں کسی کو قتل کردے تو اس امر کا فیصلہ شواہد یا اعتراف زنا یا قطعی قرینہ کی روشنی میں عدالت کرے گی کہ یہ جرم ان عمومی استثناءات میں داخل ہے یا نہیں جن کا مجموعہ تعزیرات پاکستان کے باب چہارم "عام مستثنیات" (General Exceptions) میں ذکر ہے۔

(ڈاکٹر انعام اللہ)

چیف ریسرچ آفیسر/ڈائریکٹر جنرل (ریسرچ)